رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قادیان

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت پرچہ ۱ ؍

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ ؍

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ ؍

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۸ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱۸

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے اعلان

دوستوں کیلئے ضروری اطلاع

جماعتوں کو اس صورت میں کہ احرار قادیان میں جمع ہوں۔ قادیان آنے کی تحریک جو میں نے کی ہے۔ وہ ضلع گورداسپور اور دوسرے قریب قریب کے مقامات کے لئے ہے۔ دور کے لوگوں کے لئے نہیں ہے۔ دوسرے لوگ نیشنل لیگ کے انتظام کے ماتحت جن کو بلوایا جائے۔ آئیں۔ یا خود اپنے شوق سے آنا چاہیں تو آئیں۔ میری ہدایت صرف ضلع گورداسپور اور اس کے ساتھ ملتے ہوئے علاقوں کے احمدیوں کے لئے ہے۔ والسلام

خاکسار:- میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جلسہ سالانہ

۲۵-۲۶-۲۷- دسمبر کو منعقد ہوگا۔ احباب خود آنے اور دوسروں کو ساتھ لانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی صحت ابھی تک پورے طور پر اچھی نہیں ہوئی۔ احباب درد دل سے کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت رمضان کے مہینے کیلئے بعض بیرونی جماعتوں کے لئے حافظوں کا انتظام کر رہی ہے۔ جو کہ انہیں نماز تراویح پڑھائیں۔

مباہلہ میں شریک ہونیوالے احباب کیلئے
نہایت ضروری اعلان

جن دوستوں نے مباہلہ کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ اور اپنے نام کیساتھ ولدیت اور مکمل پتہ نہیں لکھا۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنی ولدیت اور مکمل پتہ سے فرز پرائیویٹ سکرٹری میں اطلاع بھجوادیں۔ اس بارہ میں کوئی توقف نہیں ہونا چاہیئے۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیرالمومنین

احرار کے چیلنج مباہلہ کو قبول کرنیکی حقیقت

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ تازہ ترین ٹریکٹ "احرار خدا تعالےٰ کے خوف سے کام لیتے ہوئے مباہلہ کی شرائط طے کریں" احرار کے ان تمام منصوبوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ جن کو پردہ میں رکھتے ہوئے انہوں نے چیلنج مباہلہ کو گول مول الفاظ میں قبول کرنے کا اظہار کیا ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست اس کی ضرورت اپنے علاقہ میں محسوس کریں اور وہاں یہ اشتہار بصورت پوسٹر یا ٹریکٹ نہ پہونچ چکا ہو۔ وہ مہربانی فرماکر بہت جلد اطلاع دیں۔ کہ کس قدر تعداد مطلوب ہے تا احباب کثرت سے اسکی اشاعت کریں (انچارج تحریک جدید قادیان)

درخواست ہائے دعاء

تقی حسین صاحب کرتو امید پور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چودہری رحمت علی صاحب بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

حافظ نبی بخش صاحب والد حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ بعارضہ کاربنکل پھوڑا بیمار ہیں۔ اور شجاع آباد ضلع ملتان میں زیر علاج۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۴ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۱	حاکم صاحب	ضلع سرگودھا	۹	حیات بیگم صاحب	ضلع سرگودھا
۲	محمد شفیع صاحب	" "	۱۰	عائشہ بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۳	نور حسن صاحب	" "	۱۱	حاکم بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۴	علی حسن صاحب	" "	۱۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	" "
۵	دیوان صاحب	" "	۱۳	محمد طفیل صاحب	" "
۶	چودہری حاکم خان صاحب	" "	۱۴	رسول بی بی صاحبہ	" "
۷	مختار احمد صاحب	" "	۱۵	محمد خان صاحب	" "
۸	نثار احمد صاحب	" "			

دنیا بھر میں صرف چابی کا ہی لٹھا ہے۔ جو پچاس برسوں سے ہر مقام۔ ہر طبقہ اور ہر خطہ میں مقبول و مشہور ہو رہا ہے۔ بچہ بوڑھا جوان ہر ایک اس کا شیدائی ہے۔ اس لئے کہ لٹھا چابی پائداری میں لاثانی اور دھلائی میں اعلےٰ ہے۔ آج تک کوئی لٹھا اس کا مقابلہ نہیں کرسکا۔ اور نہ کرسکے گا۔ نہایت اعلیٰ روئی سے بڑی صفائی کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ دھوکہ سے بچنے کیلئے ہر دو گز کے بعد ہماری یہ مہر ضرور دیکھ لیں ہر مقام پر ہر بزاز سے مل سکتا ہے۔

(سول پروبلرز) میسرز رابرٹ بار برا اینڈ برادرز لمیٹڈ مانچسٹر (انگلینڈ)

(سول ایجنٹس) میسرز جے کھنہ اینڈ سنز دہلی امرتسر لاہور راولپنڈی و پشاور

خزانہ

آپ کی بھول ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ ہدایت نامہ خاوند یا تجربہ زار شادی شدہ مرد عورتوں کی آپ بیتی کا نچوڑ ہے عملی ہدایتوں راز کی باتوں اور مفید نصیحتوں کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اسے جو ایک بار پڑھ لیتا ہے۔ اس کا گھر بہشت ہی تو بن جاتا ہے۔ ایک کامیاب خاوند بننے کی تعلیم کے علاوہ عورت مرد کے اعضائے تناسل کی مفصل تشریح ہے۔ ان کے امراض و علاج نیز حمل کے متعلق بہت کچھ تحریر ہے قیمت ایک روپیہ سستا ایڈیشن ۸ ہر بکسیلر اور ریلوے بکسٹال بیچتے ہیں

مصنف

کوبراج ہرنام داس بی اے لاہور

محمدی ہوٹل

متصل بیٹھک حکیم بزرگ شاہ چونہ منڈی لاہور

میں

تازہ بریانی کے علاوہ

دن رات ہر وقت ہر قسم کے کھانے تیار ملتے ہیں۔ بدن کی کمزوری کو دور کرکے اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتے ہیں۔ آپ ایک دفعہ تشریف لاکر ضرور تناول فرمائیں۔ نرخ بالکل واجبی ہیں

مینیجر محمدی ہوٹل

بچوں کا تاش

یعنی

بچوں کی ابتدائی تعلیم میں آسانیاں

حرف شناسی اور عبارت خوانی کو آسان تر بنانے کے لئے ہم نے ایک تاش ایجاد کیا ہے۔ جو بچوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے جس سے بچے کھیل ہی کھیل میں پڑھنا سیکھ جاتے ہیں اور نہایت ہی قلیل عرصہ میں کافی لیاقت حاصل کرلیتے ہیں۔ ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے قیمت اردو عمار انگریزی عہ معہ محصولڈاک

نیشنل ٹوائے کمپنی انارکلی بر اندرتھ روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ شعبان ۱۳۵۴ھ

انگریزی حکومت کے خلاف احرار کے الزامات

احرار پولیٹیکل کانفرنس سیالکوٹ میں احرار لیڈروں کی تقریریں

(۲)

حکومت کے متعلق احرار پولٹیکل کانفرنس سیالکوٹ کے صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنے خطبہ میں جو کچھ کہا۔ اس کا مختصر ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اب ذرا صدر کانفرنس کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی نے بحیثیت صدر احرار پولٹیکل کانفرنس اپنی تقریر میں ہندوستان کو برطانیہ کا غلام قرار دیتے ہوئے کہا:-

"ملکی صنعتوں کی بربادی اور غیر ملکی تجارت کے ذریعہ آہستہ آہستہ یہاں کی تمام دولت ھتیا کر اسی طرح لندن بھیج دی گئی ہے جس طرح روما نے یونان۔ اور دوسرے ملکوں کے خزانے اٹلی بھیج دیئے تھے۔ اس لئے یہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انگلستان کی موجودہ خوشحالی کی بنیاد حقیقت میں اس ہولناک لوٹ گھسوٹ پر مبنی ہے۔ جو نہایت ہی جابرانہ اور مستبدانہ قوانین کے ذریعہ ہندوستان میں روا رکھی گئی۔ اور جس کی نظیر دُنیا کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ اور اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ اس وقت عام ہندوستانی اداس اور خستہ جان اور مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں"

اس کے بعد حکومت کو رقص گاہوں، سینماؤں اور شراب خانوں وغیرہ کی اجازت دینے۔ اشاعت عیسویت کے رستے کھول کر اہل ہند کی محکومیت کو مضبوط کرنے، تعلیمی نصاب میں غلامی کے جراثیم داخل کرنے، بہادری۔ اور عسکری جذبہ کو فنا کرنے کے لئے اہل ہند کو غیر مسلح کرنے کا مجرم بتاتے ہوئے کہا:-

"رعایا کی آواز یا تحریکات دبانے کے لئے سخت قوانین نافذ کر دیئے جاتے ہیں کہیں پریس ایکٹ۔ کہیں آرڈیننس۔ کبھی رولٹ ایکٹ۔ اور کبھی پبلک ٹرنکولیٹی ایکٹ اور جب ان قوانین سے کام نہ چلے۔ تو بے تحاشا گولیاں چلا کر جذبات کو وقتی طور پر دبا دیا جاتا ہے"

یہ اور اسی قسم کے نہایت منافرت انگیز الزامات لیڈران احرار نے اپنی تقریروں میں حکومت کے خلاف لگائے۔ اور اس وقت لگائے۔ جبکہ ہماری اطلاعات کے مطابق ان کی یہ پولیٹیکل کانفرنس محض حکومت کی عنایت اور پولیس کے بہت بڑے حفاظتی انتظامات کے ماتحت منعقد ہو رہی تھی۔ اور کسی شخص کو اتنی بھی اجازت نہ تھی۔ کہ کوئی بات دریافت کر سکے۔ ان حالات میں جب ایک طرف ان الزامات کو دیکھا جائے۔ جو احرار نے حکومت کے خلاف لگائے۔ اور جن کا عشر عشیر بھی دوسرے حالات میں حکومت کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہوتا ہے اور دوسری طرف اس قسم کے الزامات بیان کرنے والوں کے لئے حکومت کی طرف سے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنا نہایت ہی حیرت انگیز بات ہے۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت احرار کی ایسی باتیں بھی بخوشی سن سکتی ہے۔ جو اگر دوسروں کے مونہہ سے نکلیں۔ تو قطعاً قابل برداشت نہ سمجھی جائیں۔

احرار نے حکومت کے خلاف جس قسم کے الزامات لگائے۔ اور جس رنگ میں لگائے ہیں۔ وُہ پڑھے لکھے لوگوں کو بھی متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کجا وُہ لوگ جن کی ایک طرف تو یہ کیفیت ہو۔ کہ وُہ خود دُور اندیشی اور معاملہ فہمی کی قابلیت نہیں رکھتے۔ دوسروں کے ہاتھ میں ہوں۔ اور دوسری طرف وہ سخت مالی مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوں۔ حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اور چاہیئے کیا معلوم ہے۔ کہ احرار کانفرنس میں ایسے ہی لوگوں کو شریک کرنے کا انتظام کیا گیا تھا کیونکہ احرار اب صرف انہی کو آلہ کار بنا سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اس قسم کے الزامات کا کہ "ہندوستان کی تمام دولت ھتیا کر لنڈن بھیج دی گئی ہے"۔ "انگلستان کی موجودہ خوشحالی اس ہولناک لوٹ گھسوٹ پر مبنی ہے۔ جو نہایت ہی جابرانہ اور مستبدانہ قوانین کے ذریعہ ہندوستان میں روا رکھی گئی ہے۔ اور جس کی نظیر دُنیا کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے" جو اثر پڑ سکتا ہے۔ وُہ بالکل ظاہر و باہر ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں جب یہ کہا گیا۔ کہ "دیہاتی آبادی جو کسی وقت تندرست۔ توانا۔ خوش و خورم۔ اور فارغ البال نظر آتی تھی۔ آج وُہ شکستہ رُوح، پست دماغ خستہ حال۔ افسردہ۔ اور بھاری قرضوں کے بوجھ کے نیچے دبی ہُوئی ہے۔ حکومت کے حد سے بڑھے ہُوئے لگانوں کے بعد مشکل ادا کرنے کے بعد اس کی یہی آرزو ہوتی ہے۔ کہ آئندہ فصل پکنے تک وُہ بھوکوں نہ مر جائے" تو دیہاتی لوگوں کے اس مجمع کثیر نے جسے خاص جدوجہد کے ساتھ گھیر گھار کر اسی قسم کی باتیں سنانے کے لئے جمع کیا گیا تھا۔ اور جس کی حالت مالی تنگی۔ اور مشکلات نے فی الواقعہ قابل رحم بنا رکھی ہے۔ جو اثر قبول کیا ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا بھی کچھ مشکل نہیں۔ پھر حکومت کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ آج کل اس کے بعض نا اہل ناقابل۔ اور ناوفادار حکام کے رویہ سے پبلک کا کوئی طبقہ بھی مطمئن نہیں۔ بلکہ ہر جماعت کو شکایات ہیں۔ اور نہایت معقول اور وزنی شکایات ہیں۔ ان حالات میں حکومت کے خلاف احرار نے جو روش از سر نو شروع کی ہے۔ اس کے جلد یا بدیر نہایت خوفناک نتائج رونما ہونگے۔ اور ان کی ذمہ داری یقیناً ان حکام پر بھی عائد ہوگی۔ جنہوں نے کچھ عرصہ سے احرار نوازی اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ اور جو ابھی تک ان کی ہر قسم کی حرکات سے چشم پوشی کر رہے ہیں۔

چونکہ احرار نے دیکھ لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے تعلیم یافتہ اور دُور اندیش طبقہ میں اب ان کی شنوائی نہیں۔ اور وُہ ان کے ہتھکنڈوں سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے انہوں نے دیہاتی آبادی کی طرف رُخ کیا ہے۔ اور اس دکھتی ہوئی رگ کو اس لئے پکڑا ہے۔ کہ ایک طرف تو ملک میں شورش برپا ہونے کے خطرات پیدا کر کے حکومت کو مرعوب کر سکیں۔ اور دوسری طرف ان لوگوں کے بظاہر ہمدرد بن کر۔ لیکن در اصل انہیں تباہی میں گرانے والے خطرناک سامان کر کے ان کا رہا سہا خون بھی چوس لیں۔ ان حالات میں احرار کے متعلق حکومت کا رویہ ناقابل فہم ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک یہی رنگ ڈھنگ جاری رہا۔ تو حکومت کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس نے احرار کو دیہاتی آبادی کے جذبات کو بھڑکانے کی اجازت دیکر اور اس بارُود میں چنگاری ڈال کر جو آگ لگائی گئی ہے۔ وُہ اس کی ان مصلحتوں کو جو احرار نوازی کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ کس طرح جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ کیونکہ جب دیہات میں حکومت کے خلاف جذبہ نفرت و حقارت اپنی شدت کو پہونچ گیا۔ تو پھر اس کا سنبھالنا آسان نہ ہوگا۔

خفت مٹانے کیلئے احرار کی بہانہ سازی

احرار نے اپنی سیالکوٹ کی پولیٹیکل کانفرنس میں عوام کو شریک کرنے کے لئے جہاں اور کئی قسم کی چالیں چلیں۔ وہاں بار بار یہ بھی اعلان کیا۔ کہ "ہندوستان کے ہر صُوبہ سے آل انڈیا شہرت کے لیڈروں کی احرار پولیٹیکل کانفرنس میں شرکت کے متعلق پوری توقع ہے" اور ہر صوبہ کے ان اصحاب کے نام پیش کئے گئے جو عام مسلمانوں میں شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی شمولیت کا یقین دلانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ان میں سے سوائے شاذ و نادر کے کوئی احرار کے جلسہ میں شامل نہ ہوا۔ اس خفت کو مٹانے کے لئے احرار نے یہ بہانہ سازی کی ہے۔ کہ "ان اصحاب کو غالباً کسی نے اس مضمون کا تار دیدیا۔ کہ کانفرنس کو ملتوی کر دیا گیا ہے اس وجہ سے اکابر علماء شریک نہیں ہوئے" لیکن حقیقت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کے دعویٰ کا جھوٹا الزام

احراریوںؑ کے مایۂ ناز اعتراض کا جواب

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے " (المسیح الموعود)

(۱)

ایک صاحب نے اعتراض کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ مسلم پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ " ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزات ظہور میں آئے " مگر اپنی نسبت تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ " اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کئے۔ جو تین لاکھ تک پہونچتے ہیں۔" لہذا ثابت ہوا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعوے کیا ہے۔ چونکہ یہ اعتراض عام طور پر احرار کی طرف سے عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے پیش ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا جواب کسی قدر تفصیل کے ساتھ دیا جائے۔ اگر معترض کی محولہ بالا عبارتوں کو غور سے پڑھا جائے۔ تو بہت تک ان میں سے ہی جواب مل جاتا ہے۔ کیونکہ تحفہ گولڑویہ ص۴۰ کی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت "معجزات" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ مگر تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۲ کی عبارت میں اپنی نسبت " نشانات " کا لفظ رکھا ہے۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں عبارتوں میں تخالف کا کوئی پہلو پایا نہیں جاتا۔ کیونکہ معجزات اور نشان میں فرق ہے۔ ان دونوں میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر "معجزہ" نشان ہوتا ہے۔ مگر ہر "نشان" "معجزہ" نہیں ہوتا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ نشان اس امر مشہود کو کہتے ہیں۔ جس سے کسی مامور من اللہ کی شناخت ہو سکے۔ مگر معجزہ کسی مامور من اللہ کے نشانات کے اس حصہ کو کہتے ہیں۔ جن کا مقابلہ کرنے سے اس زمانہ کے تمام موجود انسان عاجز آجائیں۔ مثلاً کسی نبی کی بعثت کے وقت زمانہ میں ضلالت و گمراہی اور فسق و فجور کا بکثرت پایا جانا اس کی صداقت کا ایک نشان ہوتا ہے۔ مگر یہ اس کا "معجزہ" نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس میں اس نبی کی اپنی ذات کا کسی لحاظ سے تعلق نہیں۔ چنانچہ اسی حقیقۃ الوحی میں جس کے تتمہ کا حوالہ معترض نے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تین لاکھ نشانات کی جو اقسام بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم نشانات کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ " بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے "۔ (حقیقۃ الوحی ص۶۹) پس صاف طور پر ثابت ہے کہ " معجزہ " اور " نشان " میں فرق ہے۔ " نشان " کا لفظ عام ہے۔ مگر لفظ " معجزہ " خاص۔ اس لئے معترض کی پیشکردہ دونوں عبارتوں سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے نشانات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانات سے زیادہ بتلایا ہے۔ اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور نے اپنے معجزات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا مقابلہ کیا ہے۔

(۲)

مندرجہ بالا فرق کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نشانات کی قسموں میں سے ایک قسم نشانات کی اپنی پیشگوئیوں کو بھی قرار دیا ہے (ملاحظہ ص۶۷) نیز تفصیلی طور پر جہاں نمبروار اپنے بعض نشانات نوشتہ تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں اکثر حضور کی اپنی پیشگوئیاں ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن تین ہزار معجزات کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں شامل نہیں

اس ضمن میں دوسرا مگر سب سے ضروری امر جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جن تین ہزار معجزات کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام معجزات کی مجموعی تعداد نہیں۔ بلکہ وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات کی تعداد ہے۔ جو اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم دید شہادت سے ثابت ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے علاوہ جو معجزات ہیں۔ وہ تین ہزار کی بیان کردہ تعداد میں شامل نہیں ہیں۔

چنانچہ مندرجہ بالا دونوں عبارتوں کا ثبوت خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی تحریر سے ملتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو چاروں طرف سے چمک رہے ہیں۔ وہ کیونکر چھپ سکتے ہیں۔ **صرف معجزات جو صحابہ کی شہادتوں سے ثابت ہیں وہ تین ہزار معجزہ ہے**۔ اور پیشگوئیاں تو دس ہزار سے بھی زیادہ ہوں گی۔ جو اپنے وقتوں پر پوری ہو گئیں۔ اور ہوتی جاتی ہیں۔ **ماسوائے اس کے** بعض معجزات اور پیشگوئیاں قرآن شریف کی ایسی ہیں۔ کہ ہمارے لئے بھی اس زمانہ میں محسوس و مشہود کا حکم رکھتی ہیں۔ اور کوئی ان سے انکار نہیں کر سکتا "

(ایک عیسائی پادری عبداللہ جیمز کے تین سوالوں کا جواب رسالہ موسومہ بہ تصدیق النبی ص۲)

مندرجہ بالا عبارت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ ص۴۰ کی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جن معجزات کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام معجزات نہیں بلکہ حضور کے معجزات کا ایک حصہ ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار سے کہیں زیادہ ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی مجموعی تعداد معین کی ہی نہیں جا سکتی۔ کیونکہ حضور کے معجزات ابھی تک ختم نہیں ہوئے اور ان کا دائرہ وقوع قیامت تک ممتد ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف ان تین ہزار معجزات کے بیان پر اکتفا کیا۔ جن کا وقوع صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے ہوا۔ مندرجہ بالا عبارت سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ لاتعداد پیشگوئیاں جو قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔ وہ تین ہزار کی تعداد میں شامل نہیں ہیں۔

(۳)

ہم اوپر دکھا چکے ہیں کہ "معجزہ" اور "نشان" میں فرق ہے۔ نیز یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار سے بہت زیادہ ہے اور یہ بھی کہ ان معجزات کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔ گویا اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانات گنے جائیں۔ تو ان کی تعداد نہ معلوم کہاں تک پہونچے۔ لیکن اگر اب بھی کوئی معترض اس بات پر مصر ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے نشانات کی بیان کردہ تعداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات سے زیادہ بنتی ہے۔ تو اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریر تتمہ حقیقۃ الوحی سے ہی پیش کی جاتی ہے۔

" اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے۔ جس قدر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے۔ دراصل وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں "

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۳۵)

یہ حوالہ اس قدر واضح ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر معترض ہماری مندرجہ بالا معروضات کی بناء پر "معجزہ" اور "نشان" میں فرق تسلیم نہ کرے۔ اور "نشان" کو بھی "معجزہ" ہی قرار دے۔ تو بھی اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی تعداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تمام نشانات و معجزات کو جو خواہ تین لاکھ ہوں۔ یا دس لاکھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا "معجزہ" قرار دیا ہے۔ اور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۰ - نیز تصدیق النبی صفحہ ۳۰ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات کو جو صحابہ کی زندگی میں ظاہر ہوئے تین ہزار قرار دیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دس ہزار سے زیادہ بتایا ہے۔

پس اگر تمام "نشانات" اور "پیشگوئیوں" کو "معجزہ" کہنا درست ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور "نشانات" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات سے بہت ہی زیادہ ثابت ہوئے۔ پس معترض کا یہ اعتراض کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بالقصد اپنے معجزات کی تعداد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات سے زیادہ قرار دی ہے باطل ثابت ہوا۔

چنانچہ ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:- کہ

"یہ سہولت کامل (نشر و اشاعت) پہلے کسی نبی اور رسول کو ہرگز نہیں دی گئی۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے باہر ہیں۔ کیونکہ جو کچھ مجھے دیا گیا۔ وہ انہیں کا ہے" (نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۲۳)

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ جو کچھ مجھ سے ظاہر ہوا۔ وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ہیں۔ یہ محض انکسار کے طور پر نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل وضاحت اور صراحت کے ساتھ فرما دیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا۔ وہ مہ لقا یہی ہے

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور اور بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا ایک زبردست پرتو تھی۔ اور بموجب پیشگوئی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یہ فارسی الاصل توحید خالص کا علمبردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی بعثت ثانیہ کا موجب تھا۔ پس جو کچھ ہمارے اس دور میں ظاہر ہوا۔ یا ہو رہا ہے۔ وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی قوت قدسیہ کا اثر ہے

چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء۔ اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے۔ جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

یہ تو اصولی پہلو تھا۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات کا تجزیہ کیا جائے۔ اور ان کو الگ الگ دیکھا جائے تو آپ کا ہر ایک نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ثابت ہوگا۔ یہ ایک بہت لمبا مضمون ہے۔ مثال کے طور پر اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقۃ الوحی میں مندرجہ چند نشانات پیش کئے جاتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کا پہلا نشان اس طریق پر تحریر فرمایا ہے:-

"(۱) پہلا نشان۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابو داؤد۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا۔ جو اس کے لئے دین کو تازہ کریگا اور اب اس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ میں تخلف ہو" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳)

ان الفاظ کو پڑھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا مبعوث ہونا۔ اور عین چودھویں صدی کے سر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبعوث ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان نہیں؟

اسی طرح "دوسرا نشان" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث کسوف و خسوف کو قرار دیا ہے (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۴) اور یہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا نشان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیسرا نشان (بموجب حدیث مندرجہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۵) ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔ اور چوتھا نشان وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ اور وَلَيُتْرَكُنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا۔ کی پیش گوئی کے مطابق نئی سواریوں کی ایجاد اور پانچواں نشان وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے مطابق کثرت اشاعت اور چھٹا نشان وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ کے ماتحت نہروں کا نکلنا قرار دیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۴)

اسی طرح سلسلہ نشانات چلتا چلا گیا ہے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ تمام نشانات جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان ہیں۔ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے زبردست نشان ہیں۔ کیونکہ یہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں ہیں۔ جو ہمارے زمانہ میں پوری ہوئیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور پیش گوئیاں خصوصاً جن میں تبشیر کا پہلو پایا جاتا ہے وہ قرآنی پیش گوئی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ کے ماتحت ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا نشان ہیں۔ اور حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ الہامات اور پیشگوئیاں جن میں انذار کا رنگ پایا جاتا ہے۔ وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے ماتحت ہیں کہ "مسیح موعود کے دم سے اس کے دشمن ہلاک ہوں گے" (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری جلد ۵ صفحہ ۱۹۷) اس طرح وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ہیں۔ اور بعض خاص خاص نشانات کے متعلق تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخصوص پیشگوئیاں ہیں۔ مثلاً قتل لیکھرام اور موت عبداللہ آتھم اور ولادت پسر موعود کے متعلق۔ غرضکہ سب نشانات درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشانات ہیں۔ اور اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ "جو کچھ مجھے دیا گیا۔ وہ الٰہی کا ہے" (نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۲۳) واقعات کی روشنی میں بھی بالکل درست ہے۔

(۵)

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس جس جگہ اپنے نشانات کو گذشتہ انبیاء کے نشانات کے بالمقابل ذکر فرمایا ہے وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر اس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ چنانچہ چند حوالجات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سبقت لے گئی ہیں۔۔۔۔۔۔ اگر شک ہو۔ تو خدا تعالےٰ کا خوف کر کے ایک جلسہ کرو اور ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سنو۔ اور ہمارے گواہوں کی شہادت رویت جو حلفی شہادت ہو قلمبند کرتے جاؤ اور پھر اگر آپ لوگوں کے لئے ممکن ہو۔ تو باستثنا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں کسی نبی یا ولی کے معجزات کو ان کے مقابل پیش کرو۔ لیکن نہ قصوں کے رنگ میں۔ رویت کے گواہ پیش کرو۔ کیونکہ قصے تو ہندوؤں کے پاس بھی کچھ کم نہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۸۴)

"اس نے میرا دعوےٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں۔ کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں۔ جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے۔ کہ **باستثنا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم** باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶)

"مخالف خواہ عیسائی ہو خواہ بگفتن مسلمان میری پیشگوئیوں کے مقابل پر اس شخص کی پیشگوئیوں کو جیکا آسمان سے اترنا خیال کرتے ہیں۔ صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ مگر ثابت کرنے کا طریق یہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ قرآن شریف کو پیش کرے۔۔۔۔۔ میرا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ قرآن شریف سے قطع نظر کر کے محض میری پیشگوئیوں اور یسوع کی پیشگوئیوں پر عدالتوں کی عام تحقیق کے رنگ میں نظر ڈالی جائے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱ و صفحہ ۲)

"یہ سہولت کامل پہلے کسی نبی یا رسول کو ہرگز نہیں ہوئی۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس سے باہر ہیں۔ کیونکہ جو کچھ مجھے دیا گیا ہے وہ الٰہی کا ہے"

(نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۲۳)

غرضکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی اپنے معجزات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور اپنے نشانات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانات اور اپنی پیشگوئیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے زیادہ تو کجا برابر بھی قرار نہیں دیا۔ کیونکہ آپ کے تمام دعاوی کی بنیاد ہی اس حقیقت پر تھی۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم کہ ہر ایک خیر و برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوئی ہے اور آپ آخری دم تک یہی اعلان فرماتے رہے کہ

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمد ﷺ

پس یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعوےٰ تھا۔ اتنا بڑا ظلم ہے۔ کہ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

ملک عبدالرحمٰن خادم بی۔ اے گجراتی

سکرٹری مجلس احرار مسٹر مظہر علی صاحب اظہر سے حلفیہ جواب کا مطالبہ

کیا چوہدری افضل حق مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی عطاء اللہ وغیرہ حلال زادے سمجھے جاتے ہیں

شیعوں کی حدیث کی معتبر کتاب فروع کافی میں ابو حمزہ نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے اسے مخاطب کر کے کہا واللہ یا ابا حمزہ ان الناس کلھم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا (فروع کافی جلد ۳ حصہ دوم کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ) کہ اے ابو حمزہ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا باقی سارے لوگ بغایا کی اولاد ہیں۔ مطابق ترجمہ زعماء احرار کنجنیوں کی اولاد یعنی حرامزادے ہیں۔

نیز شیعوں کے خاتم المحدثین اخوند ملا محمد باقر مجلسی اپنی کتاب جلاء العیون میں بسند معتبر جناب امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں۔ "کہ جناب رسولِ خدا نے حضرت علی ابن ابی طالب سے فرمایا کہ اے علی کیا میں تم کو بشارت دوں۔ جناب امیر نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ پس حضرت نے فرمایا کہ ہم اور تم ایک طینت سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور ہماری زیادتی طینت سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے ہیں۔ جب قیامت ہوگی۔ تو لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا۔ مگر تمہارے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے بلایا جائے گا۔ کیونکہ وہ حلال زادے ہیں۔"

(ترجمہ اردو جلاء العیون باب ۳ فصل اول بیان الارث صفحہ ۲۱)

اب مسٹر مظہر علی صاحب اظہر سکرٹری مجلس احرار جو شیعہ ہیں۔ اور ان کتب کے لفظ لفظ کے درست ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بتائیں۔ کیا چوہدری افضل حق صاحب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب۔ مولوی عطاء اللہ صاحب۔ مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی وغیرہ دوسرے احرار لیڈر جو کہ شیعہ نہیں انکے عقیدہ کے مطابق حلال زادے ہیں۔ اور کیا انہیں قیامت کے دن ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا۔ یا باپوں کے نام سے؟

کیا مسٹر مظہر علی اظہر ہمارے اس سوال کے جواب میں الساکت عن الحق شیطان اخرس کے مصداق نہیں بنیں گے۔ اور اپنے صحیح عقیدہ کا تقیہ (نفاق و بزدلی) کو ترک کرتے ہوئے علی الاعلان اظہار فرمائیں گے۔

جلال الدین شمس

"الفضل" کے معاونین کا شکریہ

گذشتہ اشاعت کے بعد حسب ذیل احباب نے الفضل کے اعانت فنڈ میں رقوم بھجوائی ہیں۔

جناب قاضی محمود احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سٹوڈنٹ لاہور	۱۰-۰-۰
جناب سکرٹری صاحب ریاست نانگول	۱۰-۰-۰
جناب ملک احمد صاحب جے پور	۳-۱۲-۰
جناب قادر بخش صاحب ملتان	۰-۸-۰

ان کے علاوہ جناب ملک صاحب خاں صاحب نون ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ نے بھی ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ اور خود بھی کوشش کریں۔ کہ الفضل کی اشاعت کا حلقہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔

منیجر

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے طاقتور حکومت جاپان کے اہم سیاسی مسائل

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

چین اور جاپان

ٹوکیو ۲۴ر اکتوبر۔ حکومت چین اور جاپان میں جو آپس کے تعلقات کے متعلق کچھ عرصہ سے گفت وشنید ہو رہی تھی۔ اس کی موٹی موٹی اصولی باتیں جو اس وقت تک پریس میں آئی ہیں۔ یہ ہیں۔ اول۔ جاپان نے چینی سفیر متعینہ ٹوکیو کی وساطت سے چینی حکومت کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی۔ کہ چین میں اینٹی جاپان تحریکات کا مزید مکمل طور پر استیصال کیا جائے۔ دوسری درخواست جاپانی حکومت کی طرف سے یہ پیش ہوئی تھی۔ کہ چینی حکومت ان خاص تعلقات کو تسلیم کرے۔ جو مانچوکو اور چین میں ہیں۔ اور حکومت مانچوکو کو باقاعدہ طور پر تسلیم بھی کرے۔ تیسرے اندرونی منگولیا میں روسی اثر کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے چینی حکومت فوجی امور میں جاپان اور مانچوکو کے ساتھ تعاون کرے۔ ان تجاویز کے متعلق چینی حکومت نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ وہ ان خاص تعلقات کو تسلیم کرتی ہے۔ جو مانچوکو اور چین کے درمیان ہیں۔ مگر اس کی رائے میں اس وقت چین کے لئے مانچوکو کو تسلیم کرنے کا مناسب موقعہ نہیں۔ حکومت چین نے یہ بھی اطمینان دلایا ہے۔ کہ وہ جاپان کے خلاف تحریکات کو مٹانے کے لئے تمام تر کوشش کریگی تیسری بات کے متعلق جواب یہ دیا ہے۔ کہ وہ اس بات میں کوئی ہرج نہیں دیکھتی۔ کہ روسی اثر کو اندرونی منگولیا میں پھیلنے سے روکنے کے لئے جاپان سے تعاون کرے۔ مگر وہ اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کہ اندرونی منگولیا میں جاپانی افواج کے داخلہ کی اجازت دے۔ حکومت چین چاہتی ہے۔ کہ اس امر کو پہلے ذہن نشین کر لیا جائے اور چین اور جاپان کے فوجی تعاون کی تفصیلات بعد میں طے کر لی جائیں گی؛

پہلے چینی سفیر مقیم ٹوکیو کا جلد چین جانے کا خیال تھا۔ مگر چین کے اس جواب کے پیش نظر اب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس گفت وشنید کے سلسلہ کو کسی تشفی بخش انجام تک پہونچانے کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ اس لئے گمان کیا جاتا ہے۔ کہ سفیر چین کی روانگی میں قدرے تاخیر واقع ہو جائیگی

چین کی اندرونی کشمکش

ہفتہ ہذا میں پہونچنے والی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شمالی چین میں جس قسم کی نئی حکومت قائم کرنے کی تحریک کے امکانات کا ذکر اخبارات میں آیا کرتا تھا۔ وہ شروع ہو گئی ہے۔ اور بڑے زور سے شروع ہو گئی ہے۔ ۲۰ر اکتوبر ایک مقام ہسیانگھو نامی پر جو اسی نام کے ضلع کا مرکز ہے۔ اور جو delmiletarized zone میں واقعہ ہے دس ہزار کے قریب کسان یکلخت صبح کے وقت ہجوم کر کے آگئے۔ اور دو مطالبات پیش کئے ایک تو یہ کہ انکو سرکاری محاصل سے امداد دی جائے کیونکہ وہ بہت فلاکت زدہ ہیں۔ دوسرے ان پر جو ٹیکس عائد ہیں۔ ان میں خاطر خواہ کمی کی جائے جب اس ہجوم نے منتشر ہونے سے انکار کیا۔ تو پہرہ دار پولیس نے گولی چلا دی۔ مگر ہجوم پھر بھی منتشر نہ ہوا۔ اس نے پوسٹر تقسیم کئے جن کا مضمون یہ تھا۔ کہ اس علاقہ میں autonomous حکومت کرنی چاہئے۔ اس کے بعد ۲۱ر اکتوبر کو پھر اسی شہر میں پہلے کا سا ہجوم اکٹھا ہو گیا جس نے وہی مطالبات دہرائے۔ علاقہ کا حاکم وہاں سے بھاگ گیا۔ اور اس تحریک میں اور بھی زور اور تیزی پیدا ہو گئی۔ سب سے آخر میں آنیوالی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہر جس کے گرد فصیل ہے۔ شورش کرنے والے لوگوں کے حوالہ کر دیا گیا۔ قیام امن کے ذمہ وار کمشنر نے ان سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ جس کی رو سے یہ سفارش کی گئی ہے۔ کہ آن ہاؤچی جو اس سے قبل پیکنگ ایوان تجارت کا صدر تھا۔ اور جو اب اس شورش میں بڑا سرغنہ ہے۔ وہ نئے طریق حکومت میں اس علاقہ کا پہلا حاکم ہو۔

جاپانی فوج جو اس علاقہ میں مقیم ہے۔ اس کا رویہ کلی طور پر غیر جانبدار ہے۔ جب ۲۰ر اکتوبر کو پہلا فساد ہوا۔ تو جاپانی افسروں نے قیام امن کے بارہ میں اپنی خاص ذمہ واریوں کے پیش نظر ایک دستہ پیدل سپاہ کا بھیجا۔ تاکہ وہ شورش کی اصل نوعیت اور صحیح حالات معلوم کرے جاپانی افسروں کو جب علم ہوا۔ کہ کچھ جاپانیوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ تو انہوں نے ان لوگوں کو پیکنگ میں لاکر سخت تنبیہ کی۔ کہ وہ ان تحریکوں میں جو چین کے اندرونی معاملات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہرگز کسی قسم کا حصہ نہ لیں۔

بعض خبروں سے جو پریس میں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مفلسی اور ٹیکس کی زیادتی کی وجہ سے اس علاقہ کے کسانوں کی حالت واقعی قابل رحم ہے۔

چین کو قرض کی ضرورت

مستوئی بنک (جاپان کے بڑے بنکوں میں سے ہے) کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے صدر نے ۱۸ر ماہ حال کو ایک نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ ان کو بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ چینی حکومت کے بعض ذمہ دار لیڈر اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ چین کی اقتصادیات کو درست کرنے کے لئے جاپان سے قرضہ لے لیا جائے۔ اور اسی قرضہ کے عوض حکومت مانچوکو کو تسلیم کر لیا جائے۔ مسٹر دیکیگو موتوٹے نے کہا۔ کہ ان کو چین کے بعض بڑے بڑے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ مثلاً وزیر مالیات۔ ٹی۔ وی سونگ جو نیشنل اقتصادی کونسل کے بڑے با اثر ممبر ہیں اور بنک آف چائنا کے مینجر اور کریڈٹ کمپنی کے ممبر وغیرہ سے۔ مسٹر دیکیگو موتوٹے نے نمائندہ پریس کے سامنے چین کی موجودہ مشکلات کا دو لفظی ڈھانچہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان حالات میں جو گفت وشنید حکومت چین موجودہ وقت میں ایک حکومت سے قرضہ کے بارہ میں کر رہی ہے۔ اگر اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو۔ تو جاپان ہی ایسا ملک رہ جائے گا جس میں چین کی مدد کرنے کی طاقت موجود ہے۔

جاپان کے داخلی معاملات

زیر نظر ہفتہ کے دوران میں ملک کے اندرونی معاملات میں اہم باتیں یہ رونما ہوئی ہیں۔ مالی آئندہ کے لئے بجٹ کے تخمینوں کا پہلا ریویو وزارت مالی نے ختم کر لیا ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ اخراجات میں زیادتیاں جن کی ۱۲۰۰۰۰۰۰۰ ین کے برابر ہے۔ کاٹ کر ۵۰۰۰۰۰۰۰ ٹکر دیجائیں۔ کل بجٹ موجودہ منظور ہیں ۲۰۸۰۰۰۰۰۰۰ ین کا ہے اس کمی کے پیش نظر جو وزارت مالیات کرنا چاہتی ہے کوشش کر رہی ہے۔ کہ تمام محکمہ جات کا تعاون حاصل کرے۔ مگر ابھی تک یہ امر مشکل نظر آ رہا ہے۔ کہ بعض محکمے اپنے تخمینوں میں کمی کرنے کے لئے تیار ہو سکیں گے۔

دوسری اہم بات یہ ہے۔ کہ جو مصنوعی جنگ جاپانی افواج کی کاگوشیما اور میازاکی پریفیکچرز میں ہونے والی ہے۔ اس کی کمان ایمپرر جاپان بنفس نفیس کریں گے۔ اسی سلسلہ میں ہزمیجسٹی کا پروگرام شائع ہو گیا ہے۔ ٹوکیو سے روانگی ۸ر نومبر کو ہوگی۔ اور ہزمیجسٹی کاگوشیما تک سفر ایک جنگی جہاز میں کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ان ایام میں ہزمیجسٹی ان حالات کے متعلق جن میں دیہاتی علاقوں کے جاپانی اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ذاتی علم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو لباس پہن کر کسان عام طور پر کھیتوں میں کام کرتے ہیں اس لباس کا معائنہ فرمائیں گے۔ جو خوراک اس طبقہ کے لوگ روزانہ کھاتے ہیں۔ وہ دیکھینگے۔ کسانوں کے اوزار وغیرہ اور دیگر تمام حالات بچشم خود مشاہدہ فرمائیں گے۔ ہزمیجسٹی کے اس ارادہ سے اس شفقت کا پتہ لگتا ہے۔ جو رعایا کے ہر طبقہ کے لئے ان کے دل میں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جاپانی قوم بھی اپنے بادشاہ پر پروانہ وار فدا ہے۔

روس اور جاپان

ملٹری اٹاچی جاپانی سفارت خانہ بمقام ماسکو ان دنوں روس کے حالات کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے ٹوکیو پہونچا ہے۔ اس رپورٹ کے پیش کرنے کے علاوہ اس موقعہ پر جاپان آنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ اس طرح یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ جاپانی پالیسی درباره روس کے متعلق جو غلط فہمیاں بعض لوگوں کے دلوں میں ہیں۔ ان کی اصلاح کی جائے؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈرانِ احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کیلئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۱۲)

۱۳۶۹ محمد عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قادیان
۱۳۷۰ ٹھیکیدار کریم بخش صاحب " "
۱۳۷۱ محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار " "
۱۳۷۲ اکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔اے "
۱۳۷۳ رفیق احمد صاحب طالبعلم متفرق کلاس "
۱۳۷۴ فیروز دین صاحب پنج پورہ بازار سیالکوٹ
۱۳۷۵ سراج دین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ سمبڑیال۔ حال جھگڑیا۔ راج پیلا سٹیٹ
۱۳۷۶ علی گوہر خان صاحب معظم تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور
۱۳۷۷ چوہدری جہانگیر خانصاحب معظم تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور
۱۳۷۸ خان بہادر آصف زمان صاحب گونڈہ۔ (اودھ)
۱۳۷۹ میاں نور دین صاحب احمدی ٹھیکیدار کھاریاں ضلع گجرات
۱۳۸۰ چوہدری غلام محمد صاحب میانوَنڈ ضلع امرتسر
۱۳۸۱ غلام محمد صاحب بی۔ایس۔سی نصر اللہ خاں ہوسٹل۔ علی گڑھ۔
۱۳۸۲ نظام الدین صاحب ساکن شریف پور ڈاکخانہ نسر پور ضلع شیخوپورہ
۱۳۸۳ مستری غلام قادر صاحب سیالکوٹی قادیان
۱۳۸۴ مولوی تاج دین صاحب موضع مانگا ڈاکخانہ بھیورا۔ ضلع سیالکوٹ
۱۳۸۵ میاں علم دین صاحب دکاندار سائیکل قادیان
۱۳۸۶ مولوی عبدالحق صاحب مولوی فاضل "
۱۳۸۷ حکیم عطا محمد صاحب پروپرائٹر شفاخانہ رفیق حیات۔ قادیان۔ (مع اہل وعیال)
۱۳۸۸ میاں سراج دین صاحب مؤذن مسجد اقصیٰ۔ قادیان
۱۳۸۹ نور حسن صاحب تلونڈی جھنگلاں "
۱۳۹۰ محمد شریف صاحب گجراتی "
۱۳۹۱ مظفر احمد صاحب احمد نگر
۱۳۹۲ چوہدری عبدالعزیز صاحب اوورسیر نہر بستی بلوچاں شہر فیروزپور
۱۳۹۳ محمد عبدالسمیع صاحب امروہہ ضلع مرادآباد
۱۳۹۴ منشی عبدالرحیم صاحب سائیکل مرچنٹ امروہہ ضلع مرادآباد
۱۳۹۵ منشی کظیم الرحمٰن صاحب کارکن بیت المال قادیان
۱۳۹۶ مولوی چراغ دین صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول۔ شہر گورداسپور
۱۳۹۷ میاں جلال دین صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ دھرم کوٹ بگہ۔ ضلع گورداسپور
۱۳۹۸ شیخ ارشد علی صاحب بی۔اے۔ایل ایل۔بی وکیل۔ دھرم کوٹ بگہ۔ ضلع گورداسپور
۱۳۹۹ بابا کریم بخش صاحب " "
۱۴۰۰ کریم بخش صاحب ڈار " "
۱۴۰۱ مہر فضل دین صاحب " "
۱۴۰۲ شیخ محمد جان صاحب " "
۱۴۰۳ مرزا غلام حیدر صاحب حوالدار " "
۱۴۰۴ مہر نور محمد صاحب " "
۱۴۰۵ بھائی ظہور دین صاحب " "
۱۴۰۶ غلام مصطفیٰ صاحب " "
۱۴۰۷ عبداللہ صاحب جلیلر " "
۱۴۰۸ شیخ محمد بخش صاحب " "
۱۴۰۹ " جلال دین صاحب " "
۱۴۱۰ " عبدالحق صاحب " "
۱۴۱۱ عبدالستار صاحب (معرفت چانن) دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
۱۴۱۲ محمد عبدالسبحان صاحب دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
۱۴۱۳ سلیم اللہ خان صاحب دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
۱۴۱۴ نظام الدین صاحب صوبیدار میجر معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب پشاور
۱۴۱۵ نواب خان صاحب محمود آباد فارم میرپور خاص سندھ
۱۴۱۶ محمد شریف صاحب۔ ٹی۔ٹی۔ای فلیمنگ روڈ لاہور۔
۱۴۱۷ علی احمد صاحب دار السلام بھاگل پور شہر
۱۴۱۸ مرزا محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔ فتح پور۔ ضلع گجرات
۱۴۱۹ میاں محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فتح پور۔ ضلع گجرات
۱۴۲۰ سید محمد شاہ صاحب سیکرٹری وصایا فتح پور۔ ضلع گجرات
۱۴۲۱ میاں محمد اکبر صاحب " "
۱۴۲۲ میاں خورشید احمد صاحب " "
۱۴۲۳ بابو عبیداللہ صاحب کلرک دفتر پوسٹماسٹر جنرل لاہور
۱۴۲۴ عباداللہ خانصاحب وکیل دھوری۔ ریاست پٹیالہ۔
۱۴۲۵ صاحب دین صاحب۔ ڈھینگرہ ڈاکخانہ گوجرانوالہ
۱۴۲۶ مبارک علی شاہ صاحب گورنمنٹ ملٹری ڈیری فارم نوشہرہ
۱۴۲۷ مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ علاقہ بیٹ سکونت دار الرحمت قادیان
۱۴۲۸ فضل کریم صاحب بالاکوٹ۔ ضلع ہزارہ
۱۴۲۹ ماسٹر علی قدر صاحب للہ تحصیل پنڈدادنخاں
۱۴۳۰ نذیر احمد خانصاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری
۱۴۳۱ چوہدری اللہ دتا صاحب مسجد احمدیہ "
۱۴۳۲ غلام حسین صاحب "
۱۴۳۳ شیخ حاجی محمد صاحب تاجر "
۱۴۳۴ چوہدری علی بخش صاحب "
۱۴۳۵ مہر اکبر علی صاحب پیر ڈیچی ضلع گورداسپور
۱۴۳۶ مولوی غلام علی صاحب "
۱۴۳۷ ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ دیوان روڈ میرپور
۱۴۳۸ محمد سعید صاحب احمدی کلرک ڈاکخانہ سرگودھا
۱۴۳۹ محمد یعقوب خان صاحب رسالدار ملٹری ڈیٹرنری ہسپتال۔ میرٹھ۔ چھاؤنی
۱۴۴۰ چوہدری مبارک علی صاحب دکاندار قادیان
۱۴۴۱ چوہدری میر احمد صاحب علی پور تحصیل کبیر والہ۔ ضلع ملتان
۱۴۴۲ چراغ دین صاحب جوڑہ کرنانہ ضلع گجرات
۱۴۴۳ مستری محمد دین صاحب موضع کیسے حال امرتسر۔ حویلی بابو سراج دین
۱۴۴۴ ملک فیروز دین صاحب ساہوواله ضلع سیالکوٹ
۱۴۴۵ میاں شہاب دین صاحب بکیوال ضلع گورداسپور
۱۴۴۶ میاں عبدالخالق صاحب " "
۱۴۴۷ منشی محمد عنایت اللہ صاحب مدرس " "
۱۴۴۸ میاں جمال دین صاحب " "
۱۴۴۹ چوہدری غلام محمد صاحب " "
۱۴۵۰ فقیر اللہ صاحب دوکاندار چک $\frac{2}{15}$ ضلع منٹگمری
۱۴۵۱ غلام نبی صاحب عملہ کنگ ایڈورڈ روڈ نئی دہلی
۱۴۵۲ حوالدار عبدالوہاب صاحب سی۔کمپنی $\frac{11}{15}$ رجمنٹ پنجاب۔ انبالہ چھاؤنی
۱۴۵۳ " عباس علی خان صاحب سی کمپنی $\frac{11}{15}$ رجمنٹ پنجاب۔ انبالہ چھاؤنی
۱۴۵۴ نائیک محمد دین صاحب سی۔کمپنی $\frac{11}{15}$ رجمنٹ پنجاب انبالہ چھاؤنی
۱۴۵۵ " محمد عبداللہ جان صاحب۔ سی کمپنی $\frac{11}{15}$ رجمنٹ پنجاب۔ انبالہ چھاؤنی
۱۴۵۶ لانس نائیک عابد علی خان صاحب۔ سی کمپنی $\frac{11}{15}$ رجمنٹ پنجاب انبالہ چھاؤنی
۱۴۵۷ لانس نائیک عبدالمالک صاحب مفتی سی۔کمپنی $\frac{11}{15}$ رجمنٹ پنجاب۔ انبالہ چھاؤنی
۱۴۵۸ راجہ محمد عبداللہ صاحب سی کمپنی $\frac{11}{15}$ رجمنٹ پنجاب انبالہ چھاؤنی
۱۴۵۹ سید خورشید علی صاحب۔ سی۔کمپنی $\frac{11}{15}$ پنجاب رجمنٹ۔ انبالہ چھاؤنی۔
۱۴۶۰ مولوی کرم داد صاحب دولمیال ضلع جہلم
۱۴۶۱ حاجی غلام محمد صاحب " "
۱۴۶۲ قاضی عبدالرحمٰن صاحب " "
۱۴۶۳ جمعدار عبداللہ خانصاحب " "
۱۴۶۴ فتح محمد خان صاحب نمبردار " "
۱۴۶۵ بابا اللہ دتا صاحب " "
۱۴۶۶ مستری مہدی صاحب سکنہ گھال "
۱۴۶۷ مستری غلام محمد صاحب " دھولہ "
۱۴۶۸ غلام محمد صاحب چوہدری چک ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

۱۴۶۹۔ ملک برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنجاہ ضلع گجرات
۱۴۷۰۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب " "
۱۴۷۱۔ سید محمد اسحاق صاحب " "
۱۴۷۲۔ چودھری احمدالدین صاحب " "
۱۴۷۳۔ " غلام محمد صاحب " "
۱۴۷۴۔ ملک اللہ رکھا صاحب " "
۱۴۷۵۔ فضل الٰہی صاحب ولد محمد حیات صاحب بھیرہ ضلع شاہپور
۱۴۷۶۔ منشی محمدالدین صاحب۔ کنجاہ ضلع گجرات
۱۴۷۷۔ شیخ یوسف علی صاحب بی۔اے۔ قادیان
۱۴۷۸۔ چودھری حشمت علی صاحب پٹواری۔ پاکپٹن ضلع منٹگمری
۱۴۷۹۔ خواجہ محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر۔ لاہور
۱۴۸۰۔ حاصی احمد جان صاحب ٹیکسٹائل ٹیچر اسٹیٹ ویونگ سکول ریاست رام پور
۱۴۸۱۔ مستری محمد شفیع صاحب پل دھاریوالی۔ گورداسپور
۱۴۸۲۔ سید نذیر حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۱۴۸۳۔ شیخ غلام رسول صاحب " "
۱۴۸۴۔ فضل الرحمٰن صاحب " "
۱۴۸۵۔ چودھری محمد علی صاحب " "
۱۴۸۶۔ " احمد علی " " "
۱۴۸۷۔ " فیروز احمد " " "
۱۴۸۸۔ " نواب الدین " " "
۱۴۸۹۔ " غلام حسن " " "
۱۴۹۰۔ نور محمد صاحب نمبردار چک ۳۶۶/۲-۴ ڈاکخانہ دنیاپور ضلع ملتان
۱۴۹۱۔ چودھری عبدالحمید صاحب کاٹھ گڑھ۔ ضلع ہوشیارپور
۱۴۹۲۔ سعدالدین صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جھنگ مگھیانہ
۱۴۹۳۔ ابو محمد انعام اللہ صاحب امپیریل الیکٹرک سٹور۔ قادیان
۱۴۹۴۔ ملک عزیز احمد صاحب کنجاہی۔ قادیان
۱۴۹۵۔ چودھری محمد حسین صاحب ڈرائیور سیٹھ دوارکا ناتھ صاحب ڈی۔ایس۔پی۔ امرتسر
۱۴۹۶۔ عباس علی شاہ آبدار۔ باندھی۔ سندھ
۱۴۹۷۔ چوہدری محمد حسین صاحب چک ۳۱۲ جھنگ برانچ ڈاکخانہ چک ۳۱۱ براستہ گوجرہ۔
۱۴۹۸۔ " محمد جان صاحب " " "
۱۴۹۹۔ " شاہ محمد " " "
۱۵۰۰۔ " سردار خان صاحب " " "
۱۵۰۱۔ محمد حسین صاحب ولد شاہ محمد صاحب " " "
۱۵۰۲۔ میاں عبدالکریم صاحب " " "
۱۵۰۳۔ مستری محمد ابراہیم صاحب " " "
۱۵۰۴۔ احمد مختار صاحب۔ سپروائزر کواپریٹو سوسائیٹیز۔ لکھنؤ
۱۵۰۵۔ میاں معراج صاحب عمر بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور
۱۵۰۶۔ میر غلام محمد صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر

۱۵۰۷۔ حکیم فضل حسین صاحب تولیکی ڈاکخانہ کاموں کی ضلع گوجرانوالہ
۱۵۰۸۔ ماسٹر نصراللہ خان صاحب " " "
۱۵۰۹۔ غلام قادر صاحب دفعدار بھگلہ۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان
۱۵۱۰۔ میاں عبدالرشید صاحب چیف سنٹرل ورکس۔ امرتسر
۱۵۱۱۔ ملک حبیب حسن صاحب۔ ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔
۱۵۱۲۔ چودھری غلام قادر صاحب نمبردار چک ۵۵ محمود پور ضلع منٹگمری
۱۵۱۳۔ خورشید محمد ولد دین محمد صاحب مدرس ستھیالی ضلع گورداسپور
۱۵۱۴۔ شفیع محمد صاحب " "
۱۵۱۵۔ کریم داد صاحب ولد اکبر علی صاحب نمبردار " "
۱۵۱۶۔ ولی داد صاحب " "
۱۵۱۷۔ غلام محمد صاحب ولد بڈھا صاحب " "
۱۵۱۸۔ نور محمد صاحب " "
۱۵۱۹۔ فتح محمد صاحب ولد علی محمد صاحب " "
۱۵۲۰۔ سردار محمد صاحب ولد حاکم دین صاحب " "
۱۵۲۱۔ محمد اسماعیل صاحب ولد خیرالدین صاحب " "
۱۵۲۲۔ اللہ دتا صاحب " "
۱۵۲۳۔ شاہ محمد صاحب ولد عمر دین صاحب " "
۱۵۲۴۔ سید عبدالجمیل صاحب، سید منزل۔ شہر سیالکوٹ
۱۵۲۵۔ سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب۔ قادیان۔ دارالامان
۱۵۲۶۔ شریف احمد صاحب ولد بابو محمد ابراہیم صاحب شہر سیالکوٹ
۱۵۲۷۔ ظہور احمد صاحب اولکھ۔ ضلع گورداسپور ؛

مکرمی محمد حسین صاحب کاتب قادیان

فرماتے ہیں۔ کہ میرے بازو میں کثرت کار سے اکثر درد رہتی تھی اور اعصابی کمزوری کی شکایت تھی۔ میں نے شیخ احسان علی صاحب سے اپنی حالت بتائی۔ تو انہوں نے میرے لئے کنگ آف ٹانکس گولیاں تجویز کیں۔ میں نے ان گولیوں کا استعمال کیا۔ اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ مجھے علاوہ اعصابی کمزوری کے طاقت کو بھی بے حد فائدہ ہوا۔ واقعی کنگ آف ٹانکس گولیاں اسم بامسمیٰ ہیں۔"
قیمت ایک ماہ کی خوراک رعایتی چار روپے

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پریکٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ (پنجاب)

پائیلکس
یعنی
دواء بواسیر

میں متواتر چودہ برس مرض بواسیر میں مبتلا رہا اور باوجود کئی معالجوں کے علاج کے صحت نہ ہوئی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ایک سنیاسی کے نسخہ سے صحت یاب ہو گیا۔ بعض اور دوستوں نے بھی اس دوائی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ جن میں سے بعض کی آراء حسب ذیل ہیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل ستو سوپ کمپنی قادیان

(۱) میں نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ مجھے بواسیر خونی کی شکایت ہوگئی تھی۔ برادرم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھے چند گولیاں دیں۔ ان کے استعمال سے میری تکلیف رفع ہوگئی۔

(ملک) غلام فرید ایم۔اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ قادیان

مکرمی صوفی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ‌،
فیروز دین کے لئے جو گولیاں جناب نے بواسیر کی روانہ کی تھیں۔ اس کو خدا کے فضل سے آرام آگیا ہے۔ وہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز مندرجہ ذیل پتہ پر پوری خوراک وی پی کر کے مشکور فرمائیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خاکسار فتح محمد احمدی ہگل اینڈ کو فیض آباد چھاؤنی

(۳) مکرمی مخدومی برادرم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔
دوائی بواسیر کا پیکٹ حاجی عزیز احمد رضوی صاحب کو پہونچا۔ اور کل ہی میں ان سے ملاقات کر کے آیا ہوں انہوں نے بتلایا ہے کہ جب سے انہوں نے مذکورہ دوائی کھائی ہے۔ تب سے آج تک ایک دفعہ بھی خون نہیں آیا۔ ورنہ اس سے پیشتر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا۔ کہ کم و بیش خون نہ آئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اقبال احمد ہوا گھر پورٹ بلیئر

قیمت فی پیکٹ عہ روپیہ (علاوہ محصول ڈاک) رقم پیشگی آنے پر محصول ڈاک معاف۔ غرباء کو بلا شرط مذہب و ملت صرف ۴ ر کے ٹکٹ بھیجنے پر دوائی مفت بھیجی جائے گی ؛

پتہ

پائیلکس ہاؤس قادیان

بائیسکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑی نہایت ہی ارزاں نرخوں پر راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور سے خرید فرمائیں۔ مرمت بائیسکل و ونگ و نگل ہماری دوکان پر اعلےٰ قسم ہوتا ہے ؛

178

اخبار زمیندار لاہور

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی مشہور و معروف دوائی کے ہزارہا صحت یافتہ لوگوں کے خطوط کے مطالعہ سے اس دوائی کی عظمت اور خوبی پایہ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے۔ مردانہ بیماریوں کے مریض شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں لاہور کی بے نظیر دوائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ عرصہ ۳ سال سے اس دوائی کا اشتہار ملک کے معزز اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔

(مینیجر صیغہ اشتہارات) ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب ڈاکٹر سیتھارام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی سی ڈسپنسری بادن احیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا وی۔پی جس میں ۲ شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کر دیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپ کی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت دوا ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپکی دوائی جو آپکے شفاخانہ سے منگائی۔ وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں میں آپکی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہوں۔ حکیم شیخ عبد اللہ۔ گجرات

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا!

ناظرین میں نہ تو اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر۔ بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادات قبیحہ کا شکار ہوگیا جس کے نتیجہ بد سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے طاقتی کے نامراد امراض جو اس قبیح عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہو گئے۔ بے انتہا شکایتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ درپردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بالکل بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کر کے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ در گور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا ۱۹۱۰ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہر تا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے۔ مجھے پوچھنے لگے کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پُر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگزشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آ کر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب کمال نے ازراہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کے لئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو بروئے ہدایت اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا

ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر بیچ کہہ رہا ہوں۔ کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بے حد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہو گیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز اور علاج جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ بآسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی۔ اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئی ہی نہ تھے لاہور واپس آ کر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھ کر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش احباب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو احباب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قوے زائل کر چکے ہوں۔ اور سینکڑوں روپے علاج و معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کر کے صحتیاب ہو جائیں اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور خرچ اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔

قیمت فی شیشی روغن مالش راحو صحت کے لئے کافی ہے آٹھ روپے آٹھ آنے۔ قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ہم خوراک موجود ہیں۔ صرف دو روپے آٹھ آنے ۲/۸۔

جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ اور مادر زاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر بوڑھا جوان بآسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی۔ مکمل بکس کی قیمت دس روپے۔ دو مکمل بکسوں کی قیمت لعہ ۱۹ روپے معمولی کمزوری کے لئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھکر اور احباب کے اصرار سے یہ اشتہار یکبارہ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہو جاتی۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہر وقت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرور تمند احباب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

جناب حکیم علام الدین صاحب

شیر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چال سال سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں۔

اخبار لاحول

"اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا" اس عنوان سے ایک اشتہار سالہا سال سے اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ ہم نے اسے اپنے ایک نہایت ہی مایوس ازکار رفتہ دوست پر آزمایا۔ واقعی تیر بہدف پایا۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پنبا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرمائیں

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم۔ یوم ہوئے۔ کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے۔

منشی فضل الدین کارخانہ دھاریوال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

روما ۱۳ نومبر۔ اطالوی گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ ۱۸ نومبر کے بعد کوئی شخص جب تک گورنمنٹ سے لائسنس حاصل نہ کرے غیر ممالک سے کوئی چیز نہیں منگوا سکتا۔

آگرہ ۱۳ نومبر۔ یوپی کی کانگرس پارٹیوں میں باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے کانگرس کا کام چلانے کے لئے تین اشخاص پر مشتمل کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ مسٹر سرت چندر بوس نے بنگال کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اب بنگال کے کانگرسیوں کی خانہ جنگی کو دور کرنے کے لئے ثالث مقرر ہونگے

لاہور ۱۳ نومبر۔ آج مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں سکھ لیڈروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ سیشن جج نے سکھوں پر مسجد کی جگہ پر تا فیصلہ کسی عمارت کے تعمیر نہ کرنے کے متعلق حکم امتناعی جاری کردیا ہے مقدمہ کی آئندہ تاریخ ۱۰ دسمبر مقرر ہوئی

برلن ۱۳ نومبر۔ جرمنی کی بحری طاقت میں گذشتہ سات ماہ میں زبردست اضافہ کیا گیا ہے۔ جہازوں وغیرہ کی تعداد پہلے سے دوگنی ہو گئی ہے۔

کلکتہ ۱۳ نومبر۔ مکالے کے علاقہ میں سڑکیں وغیرہ بنانے کا کام نہایت سرگرمی سے جاری ہے۔ علاقہ ادبابوزل میں قلعہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ چار زبردست اطالوی اور دیسی فوج کے دستے علاقہ ڈولیبی کی طرف مارچ کر رہے ہیں۔ سمالی لینڈ میں گوراہئی کے شمالی علاقہ کو صاف کرنے کا کام جاری ہے

کراچی ۱۳ نومبر۔ کراچی مستورات کانفرنس میں شاردا ایکٹ کے ماتحت جرائم کو قابل دست اندازی پولیس قرار دئے جانے کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

پشاور ۱۳ نومبر۔ صدر اسمبلی سر عبدالرحیم آج پشاور پہنچے۔ آپ یہاں عرصہ قیام کے دوران میں اہم سرحدی مقامات کے علاوہ افغانستان اور سرحدی قبائل کے علاقوں کی سرحدات کا معائنہ کریں گے

بمبئی ۱۳ نومبر۔ آج چند مسلمان مبلغین نے ڈاکٹر امبیدکار سے ملاقات کی۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب آغوش اسلام میں ہی پناہ لیں گے۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ حکومت پنجاب نے چھریوں۔ برچھیوں اور بھالوں وغیرہ اقسام کے ہتھیاروں کو قبضہ میں رکھنا ممنوع قرار دیا ہے۔ صرف تلوار پر پابندی نہیں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ تعزیری کارروائی کے خلاف اٹلی کا تہدید آمیز نوٹ لنڈن میں نہایت سکون کے ساتھ وصول کیا گیا۔ یہ شکایت کہ اطالوی عرضداشت کا لیگ نے بنظر غور مطالعہ نہیں کیا حقیقت سے بعید قرار دی گئی۔ اور یہ دلیل کہ لیگ کی تعاونی کمیٹی کو تعزیری کارروائی میں مدد کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ملکوں کے لیگ کے ساتھ تعلق کے متعلق اٹلی کی غلط فہمی پر دال قرار دی گئی۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ اطالوی قونصل مقیم کلکتہ نے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں تعزیری کارروائی کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ اس میں دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر اشیائے برآمد پر پابندی عاید کردی گئی۔ تو اٹلی جوابی کارروائی شروع کردے گا۔ جس کے سخت خطرناک نتائج رونما ہونگے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سبھاش چندر بوس کے داخلہ انگلستان پر سے پابندی نہیں ہٹائی گئی۔

لدھیانہ ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مالیر کوٹلہ میں تین سکھ لیڈروں کو شورش انگیزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ مصر میں یوم آزادی پر طلبا اور پولیس میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۳۹ آدمی زخمی ہوئے۔ ہجوم نے برطانوی سفارت خانہ پر بھی پتھر برسائے۔ ٹانٹا میں بھی زبردست فساد ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس نے مظاہرین پر گولی چلائی جس سے تین اشخاص زخمی اور ایک ہلاک ہوا

ٹین ٹسین ۱۳ نومبر۔ چین کے ایک سابق گورنر کو ایک چینی عورت نے گولی سے ہلاک کردیا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے۔ کہ انیلی کے مقام پر حبشی افواج نے اطالوی فوج کو زبردست شکست دی۔ بارہ اطالوی ہلاک ہوئے۔ ایک ہزار سپاہی گرفتار کئے گئے۔ چھ ٹینکوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

روما ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حبشی فوج کے سپاہیوں نے اپنے ایک جرنیل راس نصیبو کے خلاف بغاوت کرکے اسے قتل کر دیا ہے۔

پشاور ۱۳ نومبر۔ سرکاری ذرائع میں تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی گورنمنٹ کا یہ فیصلہ کہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ صوبہ کے نو ترمیم ضابطہ تعلیم کے عین مطابق ہے۔

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جی آئی پی ریلوے نے ایک نئی قسم کا تھرڈ کلاس کا ڈبہ تیار کیا ہے۔ جو موجودہ تھرڈ کلاس ڈبوں سے بلحاظ آرام و آسائش بہت بہتر ہے۔

پشاور ۱۳ نومبر۔ آج فرنٹیئر کونسل میں موٹروں پر ٹیکس لگانے کا بل ۱۵ ووٹوں سے مسترد کئے جانے پر گورنمنٹ کو شکست ہوئی۔

سڈنی ۱۳ نومبر۔ سر چارلس کنگسفورڈ سمتھ مشہور آسٹریلین ہوا باز ابھی تک مفقود الخبر ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ خلیج بنگال یا کرہ حار کے گھنے جنگل میں گر کر ہلاک ہو گیا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ نیوزی لینڈ کی ایک ہوا باز لڑکی مس جین بیٹن نے آج لنڈن سے بحر اوقیانوس جنوبی کے اوپر سے دو ہزار میل کا سفر کم سے کم عرصہ میں طے کرنے کا ریکارڈ قائم کرنے کے لئے تن تنہا پرواز کیا۔ موجودہ ۴۲ گھنٹے کا ریکارڈ ایک ہسپانوی نے قائم کر رکھا ہے

الہ آباد ۱۳ نومبر۔ لکھنؤ کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے سلسلہ میں اختلافات بدستور جاری ہیں۔ اب تجویز کی گئی ہے۔ کہ یوپی میں ڈکٹیٹر مقرر کردیا جائے۔ اس سلسلہ میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور دو اور اشخاص کا نام لیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سردار منگل سنگھ نے گورنمنٹ کے مہمندوں کے ساتھ سمجھوتہ کی شرائط کے متعلق استفسارات کرنے کا نوٹس دیا ہے

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ سرحد پر اب بالکل سکون ہے۔ اس خبر کی کہ خان آف خار ہلاک ہو گئے ہیں۔ تردید کردی گئی ہے۔ وہ صرف خان اور نیواگئی کی افواج کا مقابلہ کرتے ہوئے زخمی ہوئے ہیں۔

امرتسر ۱۳ نومبر۔ گیہوں تیار ۳ روپے ۷ آنے نخود تیار ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ بمبئی چاندی تیار ۶۶ روپے ۴ آنے۔ سونا تیار ۳۴ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی ہے۔

بمبئی ۱۳ نومبر۔ حجاز سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ بمبئی میں ایک کمپنی قائم کی گئی ہے۔ جس کے ماتحت ہوائی جہاز ہندوستانی حاجیوں کو عراق کی راہ سے حجاز پہنچائیں گے کمپنی حکومت عراق سے گفت و شنید کر رہی ہے

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ عراق سے ہندوستانیوں کے اخراج کے متعلق گورنمنٹ ہند کو تاحال کوئی سرکاری اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

موگہ ۱۳ نومبر۔ گذشتہ شب پولیس نے ایک سکھ کے مکان سے تین بم ایک پستول اور بم سازی کا سامان برآمد کیا۔ اس سلسلہ میں مزید انکشافات کی توقع ہے۔

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ ریلوے کے استعمال شدہ ٹکٹوں کی فروخت کے سلسلہ میں دھوکا دہی کی ایک واردات کا انکشاف ہوا ہے۔ ابھی تک سولہ اشخاص کا سراغ ملا ہے۔ اسی سلسلہ میں لاہور کا ایک ہندو ٹکٹ کلکٹر بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

استنبول ۱۳ نومبر۔ کل ایک ترکی جہاز

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی